کائنات کی ہر شے غلام رسول ﷺ ہے

سیدہ ریحانہ بخاری

حد نگاہ تک پھیلی ہوئی آسمان کی وسعتیں لاتعداد کہکشائیں نور کے سانچے میں ڈھلا چاند کائنات کی ہر شے کو زندگی کی حرارت بخشتا ہوا سورج انسان کے چاروں طرف لپٹی خوشگوار ہوائیں نیلگوں سمندر اور ٹھنڈا فرحت بخش میٹھا پانی جس کی بوند بوند زندگی رب کائنات کی کبریائی کا اعلان کرتے فلک بوس پہاڑ سفید سرمئی کالے نیلے اودے دھواں بادل بغیر ستونوں کی آسمانی چھت یہ سب کس کے دم سے ہیں کس کی خاطر ہیں اگر یہ سوال زبان سے ادا ہو تو یقیناً کائنات کی ہر شے کی طرف سے جوابی صدا آئے گی سب کچھ شہنشاہ کائنات کی خاطر پیدا کیا گیا ان کے لئے بنایا گیا ان ہی کے لئے سجایا گیا جان ہیں وہ جہان کی۔۔ جان ہے تو جہان ہے، جہاں وہ ہوتے ہیں زندگی بھی وہیں ہوتی ہے۔ رب کائنات معراج کی رات انہیں اوپر عرش پر بلاتا ہے تو نیچے عرش زمین پر ہر شے رک جاتی ہے، تھم جاتی ہے گویا کہ زندگی کا دم ہی نکل گیا ہو اور وہ واپس آتے ہیں تو گویا دم میں دم آجاتا ہے۔ ثابت ہوا سب کچھ انہی کے وجود مسعود کی برکت سے ہے۔ خود رب محمد ﷺ فرماتا ہے اے میرے محبوب ﷺ! اگر آپ کو پیدا نہ فرمانا ہوتا تو میں یہ کائنات ہی پیدا نہ کرتا گویا یہ کائنات، کائنات کی ہر شے حضور ﷺ کے ہونے کا صدقہ ہے آپ نے کائنات کو زندگی بخشی پھر اس زندگی کو ان ہی کے وجود کی برکت سے حسین بنایا گیا اور کہیں حسین سے بھی حسین تر بنایا۔ ماہ میلاد آتا ہے، عید میلاد آتی ہے اور اس عید کی چاند رات آتی ہے تو اہل دل ستاروں سے سجے آسمان کی طرف دیکھتے ہیں تو کھو کے رہ جاتے ہیں۔ مولا! آج اس ہستی کی پیدائش کی رات ہے جس کی خاطر یہ تاروں بھری رات بنائی۔ دل عجیب طرح کے احساس تشکر سے سرشار ہوجاتا ہے اور پھر خیال آتا ہے کہ یہ چراغاں یہ جلتی بجھتی روشنیاں یہ نور یہ سب اسی نور کی تو شعاعیں ہیں جس نے 1430 برس پہلے سرزمین عرب میں شہر مکہ میں سب سے زیادہ نیک و پارسا خاتون حضرت بی بی آمنہؓ

کے کچے گھروندے کو بقعہ نور بنادیا تھا۔ خالق کائنات نے اس رات کیا کیا نہ اہتمام کئے ہوں گے آسمان دنیا کا ستاروں سے سجنا، پھلوں اور پھولوں کی ڈالیوں کا مٹھاس اور خوشبو سے بھر جانا۔ جانوروں کے تھنوں میں میٹھے دودھ کی نہریں جاری ہونا، معطر پاکیزہ ہوائیں حضرت عبداللہؓ کے کچے گھر کے صحن اور درو دیوار سے اٹھتی کچی مٹی کی سوندھی سوندھی خوشبو جس نے پورے عالم کو مہکادیا۔ رب العالمین نے اس رات کیا کچھ نہ کیا۔ اور سب اسی وجود مسعود کی پذیرائی کے لئے ہوا۔ آپ دنیا میں کیا آئے ہر شے کو مقصد وجود مل گیا، پھولوں کو نکھار ملا، ہواؤں کو خوشبو، چاند کو نور ملا، سورج کو تپش، پانی کو مٹھاس ملی، پھلوں کو رس، ستاروں کو چمک ملی، آسمان کو جگمگاہٹ، بادلوں کو اٹھکیلیاں کرنے کی ادا ملی، بارش کی بوندوں کو مدھ بھری چھم چھما چھم چھم ملی اور پھر جدھر جدھر بھی گئے وہ کرم ہی کرتے گئے جسے جو کچھ ملا انکے دم قدم سے ملا۔۔۔ پانی جس کا قطرہ قطرہ حیات بخشی، آسمان سے اترتا ہے۔ ہم نے آسمان سے پانی اتارا(البقرہ) (بارش برستی ہے ندی نالے) جھرنے، آبشاریں، دریا سب اپنی اپنی وسعت کے مطابق جھولیاں بھرتے ہیں۔ عجب نظام قدرت ہے جتنا برساتا ہے اس کے ایک حصے کو زمین پر رہنے کی اجازت دیتا ہے باقی حصے کبھی بھاپ بن کر واپس ہواؤں سے جاملتے ہیں کبھی بہتے بہتے سمندر میں چلے جاتے ہیں جو عمل بھی ہو خاص تناسب سے ہوتا ہے یہاں تک کہ زمین پر اترتا بھی خاص تناسب سے ہے وہ جس نے خاص مقدار میں آسمان سے (پانی) اتارا (سورہ زخرف) سرکش اور تیز و تند ایسا کہ بپھرے تو پہاڑوں کی چٹانوں کو توڑ کر راستہ بنالے مطیع و فرمانبردار ایسا کہ شہنشاہ کائنات کا حکم ہو تو سمٹ کر دو انگلیوں کے بیچ سما جائے سمٹے تو ایسا کہ 1500 صحابہ کی پیاس بجھانے والی نہر ایک مٹی کے پیالے میں محصور ہوجائے۔ پھیلے تو ایسا کہ خالی کنویں سے چشمہ بن کر ابل پڑے اور یہ سب کرشمات کن کی نسبت سے ہیں یقیناً میرے آقا علیہ السلام کی نسبت ہے۔

حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ خدمت اقدس میں حاضر ہوتے ہیں راز دار کائنات ﷺ دریافت فرماتے ہیں کہو کیسے آنا ہوا، کون سی چیز تمہیں یہاں لائی ہے، عاشقان صادق عرض کرتے ہیں، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اور پھر رسول اللہ ﷺ دست مبارک میں چند کنکریاں لیتے ہیں کنکریاں اپنی قسمت پر رشک کرتی ہیں اور خوشی میں حمد و ثناء کے ترانے گانے لگتی ہیں۔ آپ ﷺ یہ کنکریاں اپنے اصحاب کے ہاتھوں میں بھی دے دیتے ہیں۔ کنکریوں کی خوشی اور مسرت کم نہیں ہوتی اور وہ مسلسل خوشی کے نغمے گنگناتی رہتی ہیں۔ یہ اسی وجود مسعود کی برکت ہے کہ پتھر کو زبان دے دی اور یہ زبان صرف کنکریوں کو ہی نہیں ملی قدرت کا قانون ہے کہ

کائنات کی ہر چیز کو مولا نے زبان عطا کی ہے۔ ہر چیز اس رب کی حمد و ثناء بیان کرتی ہے بس یہ دست مصطفیٰ کا اعجاز ہے کہ بابرکت ہاتھ لگتے ہی حمد و ثناء کے یہ عقیدت و محبت بھرے نغمے اہل سماعت کی سماعت سے بھی ٹکرانے لگتے ہیں دلوں کو سرور بخشتے ہیں اور اعتراف کرتے ہیں کہ رحمۃ اللعالمین کی رحمت کا صدقہ ہم بھی منہ میں زبان رکھتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ انہیں یہ لقب بلیوں سے محبت کی وجہ سے خود تاجدار کائنات نے عطا کیا تھا۔ ایک مرتبہ اپنے ہاتھ میں کچھ کھجوریں لے کر بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئے کھجوریں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کیں اور ان میں برکت کے لئے دعا کی درخواست کی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھجوریں اپنے دست مبارک میں لیں اور ان میں برکت کے لئے دعا فرمائی۔ دعا کے بعد تاجدار کائنات نے کھجوریں حضرت ابوہریرہؓ کو واپس کردیں اور میٹھے میٹھے لبوں سے فرمایا انہیں توشہ دان میں رکھ لو جب بھی کچھ کھانے کی ضرورت ہو ہاتھ ڈال کر توشہ دان سے کھجوریں نکال لینا لیکن اس توشہ دان کو کبھی نہ جھاڑنا چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ نے وہ کھجوریں اپنے توشہ دان میں رکھ لیں اور توشہ دان کو اپنی کمر سے باندھ لیا یہ آقائے دو جہاں کے میٹھے میٹھے لبوں سے نکلی دعا کی برکت تھی کہ عرصہ دراز تک حضرت ابوہریرہؓ کو جب بھی بھوک محسوس ہوئی وہ اپنا ہاتھ توشہ دان میں ڈالتے کھجوریں نکالتے خود بھی کھاتے اور دوسروں کو بھی کھلاتے لیکن ان میں کمی واقع نہ ہوتی تھی۔

دلہن کا ہار سنگھار

خوشبو دلہن کے ہار سنگھار کا اہم حصہ ہوتی ہے۔ خوشبوؤں میں لپٹی دلہن نہ صرف یہ کہ پیا من بھاتی ہے بلکہ ہر دیکھنے والے کو بھی اپنے وجود سے سحر زدہ کردیتی ہے اور اگر وہ خوشبو خوشبوئے مدینہ ہو تو پھر اس کی مہک کے کیا ہی کہنے اور اگر وہ خوشبو تاجدار عالم ﷺ کے حسین، معطر اور پاکیزہ ترین جسم مبارک کے خوشبودار مہکتے پسینے کی ہو تو پھر جس دلہن کے لگ جائے وہ دنیا کی سب سے خوش قسمت دلہن بن جاتی ہے۔ ایسی دلہن اپنے نصیب پہ رشک نہ کرے تو کیا کرے۔ یہ واقعہ پیش آیا مدینے کی ایک خوش نصیب ترین دلہن کے ساتھ دلہن کا تعلق ایک سادہ سے گھرانے سے تھا جو کچھ گھر میں میسر تھا نکاح کے وقت اسی کو استعمال کرکے دلہن تیار کردی گئی۔ اب دلہن کے عروسی جوڑے پر خوشبو لگانا تھی لیکن گھر میں یا کسی کے بھی پاس اس وقت خوشبو موجود نہیں تھی۔ یقیناً آج کی بزرگ خواتین کی طرح کسی نے مشورہ دیا ہوگا ایسے دلہن کو خوشبو کے بغیر دولہا کے ساتھ بھیجنا ٹھیک نہیں، لوگ کیا کہیں گے بدنامی ہوگی باتیں بنیں گی ان کے پاس خوشبو تک نہیں تھی لگانے کے لئے ایسی ہی باتوں کے دوران کسی عاشق

رسول صحابیہؓ نے مشورہ دیا ہوگا ارے کوئی جا کر سرکار دو عالم ﷺ سے آپ کا پسینہ مبارک مانگ لاؤ۔ میں نے خود حضور ﷺ کے پسینے کی خوشبو سونگھی ہے، ایسی بے مثال مہک ہے کہ دنیا کا کوئی عطر کوئی خوشبو اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی، بندے کو مسحور کردیتی ہے۔ چنانچہ سرکار دو عالم ﷺ کے پسینے کو مانگ کر لایا گیا اور وہ پسینہ مبارک دلہن کے لباس پر لگایا گیا۔ کہتے ہیں سرکار مدینہ ﷺ کا پسینہ مبارک لگنے سے وہ دلہن ایسی معطر اور خوشبودار ہوئی کہ پھر زندگی بھر اس کے جسم سے خوشبو نہ گئی بلکہ کئی نسلوں تک اس کی اولاد سے یہ خوشبو آتی رہی۔

کائنات کی ہر شے غلام رسول ہے

تاجدار کائنات سید دو عالم ﷺ کائنات کی ہر شے کے آقا و مولا ہیں۔ کائنات کی ہر شے حضور کی غلام بلکہ جس کو جو کچھ بھی ملا غلامی رسول اور نسبت رسول کے سبب سے ملا جس نے اس در کی مٹی چومی اسی کے سر پر تاج شاہی سجا، غلامئ رسول اور نسبت رسول ہر دور میں سکہ رائج الوقت رہا۔ ہر حسن ہر خوبی ہر بھلائی ہر عزت اسی در سے ہوکر گزرتی ہے، رحمت کا دریا بہتا ہی رہتا ہے بہتا ہی رہے گا۔ اب جس کا جتنا جی چاہے دامن بھرلے وہاں کمی نہیں آئے گی۔ جمادات، نباتات سب آپ کے غلام، آپ پر نثار، کائنات کا ہر ذرہ آپ ہی کے نور سے جگمگا رہا ہے حضرت طفیلؓ بن عمرو، اسلام لانے سے قبل بھی بڑے مشہور و مقبول شاعر تھے اسلام لانے سے قبل ایک مرتبہ مکہ آئے لوگوں کو ان کے آنے سے بڑی خوشی ہوئی باتوں باتوں میں کفار مکہ نے کہا کہ ہماری قوم کے ایک نوجوان نے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا ہے اسکے کلام نے ہمارے رشتوں کے درمیان دراڑیں ڈال دی ہیں۔ باپ کو بیٹے سے بھائی کو بہن سے جدا کردیا ہے۔تم ان کی بات نہ سننا ایسا نہ ہو تم پر بھی ان کا جادو چل جائے۔ چنانچہ حضرت طفیلؓ جب بیت اللہ شریف جاتے تو کانوں میں روئی رکھ لیتے کہ حضور علیہ السلام کی آواز کانوں میں نہ پڑ جائے ایک مرتبہ صبح ہی صبح خانہ کعبہ گئے رب کعبہ جو چاہے ہوکر رہتا ہے نہ چاہتے ہوئے بھی حضور علیہ السلام کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے قرآنی الفاظ ان کے کانوں میں پہنچ گئے۔ الفاظ و آواز کی تاثیر کانوں سے سیدھی دل میں اتر گئی۔ خود سے مخاطب ہوئے طفیل! تو شاعر ہے برے بھلے میں تمیز کرسکتا ہے تو کیوں ان کی بات نہیں سنتا اگر اچھی لگے تو قبول کرلینا ورنہ چھوڑ دینا۔ یہ سوچ کر وہ حضور علیہ السلام کو بغیر بتائے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے حضور کے گھر پہنچ گئے۔ حضور علیہ السلام گھر میں داخل ہوئے تو حضرت طفیلؓ نے دروازے پر دستک دی۔ اجازت لے کر اندر پہنچے اور سارا واقعہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے گوش گزار کیا اور عرض کیا میں نے اس سے بہتر نہ کوئی بات سنی ہے نہ اس سے

بہتر کلام سنا ہے یہ کہہ کر اسلام قبول کرلیا۔ پھر چلتے وقت کہنے لگے اے اللہ کے رسول! میں اپنی قوم میں معزز ہوں اور سب میری بات مانتے ہیں آپ دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے ایسی کوئی نشانی عطا فرمادے جو تبلیغ دین میں میری مددگار ہو۔ تاجدار کائنات نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ واپسی پر جب وہ ایک پہاڑی سے اتر کر اپنے قبیلے کی طرف جارہے تھے تو ان کی لاٹھی کے سرے پر روشنی نمودار ہوئی وہ جن کے نور سے کائنات کا ہر ذرہ روشن ہے ان کی دعا سے لاٹھی کی روشنی بالکل قندیل کی شکل میں ظاہر ہوگئی۔ قندیل بھی ایسی گویا ہوا میں معلق ہو دعائے رسول کے نور سے جگمگاتی اس خوبصورت قندیل کی روشنی میں حضرت طفیلؓ نے اندھیری رات کا سفر بآسانی طے کیا اور گھر پہنچ گئے۔ گھر والے انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور ملنے کے لئے قریب آئے آپؓ نے انہیں روک دیا اور فرمایا مجھ سے دور رہو اب میں مسلمان ہوں میرا تمہارا رشتہ ختم گھر والوں نے کہا تمہارا دین ہم بھی قبول کرتے ہیں اور مسلمان ہوتے ہیں صرف یہی نہیں ایک دوسرے موقع پر سید عالم ﷺ کی دعا سے حضرت طفیلؓ کے قبیلہ دوس کے مزید ستر اسّی گھرانے بھی مسلمان ہوگئے۔ یوں میرے نبی ﷺ کی دعا سے جو نور لاٹھی میں قندیل بن کے چمکا اس نے اس قبیلے کے اور کتنے ہی گھرانوں کو ایمان کے نور سے جگمگا دیا۔

کرم کا یہ سلسلہ آج رکا نہیں تھا نہیں اور نہ کبھی رکے اور تھمے گا۔ وہ ایسی بے مثال ہستی ہیں کہ کائنات کا سارا نظام ان کے تابع ہے کبھی ان کے حکم سے کھجور کی شاخ روشنی دینے لگتی ہے تو کبھی ان کی خاطر درخت گواہ بن جاتے ہیں، خشک کنویں کے قریب سے گزرے تو تیر پھینک کر اس میں سے چشمہ جاری کردیا کبھی دست مبارک سے مس شدہ کنکریوں کو خشک کنویں میں ڈالا اور پانی کردیا، اگر حکم ہو تو خشک لکڑی تلوار بن جاتی ہے اور دعا کردیں تو مٹی تریاق ہوجاتی ہے، پہاڑ کیسا جری کیسا دبنگ نام سے بھی ہیبت اور جلال ٹپکتا ہے لیکن یہ قوی اور جری پہاڑ کبھی آقا کے ایک اشارے پر موم ہوجاتا ہے کبھی ہلتا ہو تو رک جاتا ہے، اونٹ کی فریاد بھی سنتے ہیں اور ہرنی کو آزاد کراتے ہیں، چٹان کے نیچے دست مبارک رکھ دیں تو پانی کے فوارے ابل پڑیں۔ مشکیزے پہ دست مبارک رکھ دیں تو اس کے وارے نیارے ہوجائیں کہیں چاند کے دو ٹکڑے کردیں کہیں ڈوبا سورج پلٹا دیں یوں کائنات کے ذرے ذرے سے بس ایک ہی صدا آتی سنائی دیتی ہے۔۔۔

جدھر جدھر بھی گئے وہ کرم ہی کرتے گئے